Regd. S. No 1411

بسم اللہ الرحمن الرحیم

پوسٹ بکس نمبر ۷۳۹۴ کراچی ۳

رجسٹرڈ ایس نمبر ۱۴۱۱

مجلس خدام الاحمدیہ کراچی کا

روزنامہ

المصلح

فی پرچہ ۱/۔

منگل

۱۰ جمادی الثانی ۱۳۷۳ھ

ایڈیٹر:۔ عبد القادر بی۔ اے

جلد ۷ | ۱۶ تبلیغ ۱۳۳۳ ہش - ۱۶ فروری ۱۹۵۴ء | نمبر ۳۷

اقوام متحدہ میں جمہوریہ چین کو نمائندگی دینے کا سوال امن عالم کے لئے بڑی اہمیت رکھتا ہے

چین کو نظر انداز کرنا مغربی طاقتوں کی ایک عظیم غلطی ہے۔ روس کے وزیر اعظم کا اعلان

ماسکو ۱۵ فروری۔ روس کے وزیر اعظم مارشل مالنکوف نے کہا ہے جب تک جمہوریہ چین کو اقوام متحدہ میں اس کا جائز مقام نہیں دیا جاتا۔ بین الاقوامی امن کبھی صحیح بنیادوں پر استوار نہیں ہو سکتا۔ مارشل مالنکوف نے روس اور چین میں معاہدہ دوستی کی چوتھی سالگرہ کے موقعہ پر چینی سفارت خانے کی تقریب میں شرکت کی۔ اور اس موقعہ پر تقریر کرتے ہوئے آپ نے بین الاقوامی حالات پر تبصرہ کیا۔ آپ نے کہا جمہوریہ چین ایشیا کی ایک عظیم طاقت ہے، اسے نظر انداز کرنا ایک بہت بڑی غلطی ہے اگر اگر اس غلطی کا ازالہ نہ کیا گیا تو کسی وقت بھی یہ سوال بین الاقوامی امن کو درہم برہم کرنے کا موجب بن سکتا ہے۔

ممکن ہے کینیڈا کے وزیر اعظم کشمیر کے قضیہ میں مصالحت کرانے کی کوشش کریں

روم ۱۵ فروری۔ ابھی حال ہی میں کینیڈا کے ایک اخبار نے لکھا تھا کہ کینیڈا کے وزیر اعظم سینٹ لورینٹ کشمیر کے مسئلہ میں بھارت اور پاکستان کے درمیان مصالحت کرانے کی کوشش کریں گے۔ اس خبر کی طرف اشارہ کرتے ہوئے وزیر اعظم کینیڈا نے کل یہاں ایک پریس کانفرنس میں کہا کہ میں مصالحت کنندہ کے فرائض سرانجام دینے کا ارادہ نہیں رکھتا۔ لیکن مجھے ایک ایسی بہتر پوزیشن میں ڈال دیا گیا ہے۔ کہ جس کی وجہ سے میں یہ کام بآسانی سرانجام دے سکتا ہوں۔ انہوں نے مزید کہا میں پاکستان کے وزیر اعظم اور بھارت کے وزیر اعظم دونوں سے خوب واقف ہوں۔ کیونکہ دونوں ہی اوٹاوہ آچکے ہیں۔ انہوں نے کہا ہمیں امید رکھنی چاہیئے۔ کہ دونوں ملکوں کے تعلقات ایسے ہی ہو جائیں گے جیسے کہ اپنے طاقتور ہمسائے امریکہ سے ہمارے ہیں۔ یاد رہے وزیر اعظم کینیڈا چند روزہ دورے پر عنقریب کراچی پہونچنے والے ہیں۔

آج سلامتی کونسل اسرائیل کی شکایت پر غور کرے گی

واشنگٹن ۱۵ فروری۔ آج شام سلامتی کونسل مصر کے خلاف اسرائیل کی شکایت پر غور کرے گی۔ اسرائیل نے مصر پر الزام لگایا ہے کہ وہ سویز میں اس کی ناکہ بندی کر کے اقوام متحدہ کے احکام کی خلاف ورزی کر رہا ہے۔

پاکستان کو فوجی امداد ملنے سے مشرق وسطی کے ملک محفوظ ہو جائینگے

قاہرہ ۱۵ فروری۔ مصر میں امریکہ کے سفیر مسٹر جیفرسن نے کہا ہے کہ پاکستان کو امریکہ سے جو فوجی امداد ملنے والی ہے۔ اس سے مشرق وسطی کی سلامتی کو کوئی خطرہ نہیں رہے گا۔ اخبار الیوم کے نامہ نگار سے ملاقات کے دوران امریکی سفیر نے کہا کہ اگر پاکستان امریکہ سے فوجی امداد حاصل کرنے میں کامیاب ہو گیا۔ تو عرب ملکوں پر اس کا اثر یہ پڑے گا کہ ان کے ایک دوست ہمسایہ ملک کی دفاعی پوزیشن مستحکم ہو جائے گی۔ اور عرب ملکوں کی سلامتی کو بھی خطرہ نہیں رہے گا۔ واضح رہے کہ مصر کے صدر جنرل نجیب نے حال ہی میں کہا تھا کہ اس قسم کی فوجی امداد سے عرب ملکوں کے درمیان انتشار پیدا ہو جائے گا۔ اور عرب اور ایشیائی بلاک کے ملکوں کے درمیان ایک دیوار کھڑی ہو جائے گی۔ ایک اور سوال کے جواب میں امریکی سفیر نے کہا کہ امریکہ نہر سویز کا تنازعہ طے کرانے کی پوری کوشش کر رہا ہے۔ کیونکہ یہ ایک ایسا مسئلہ ہے جس سے مشرق وسطی کی سلامتی وابستہ ہے۔ مصر کو اقتصادی امداد دینے کے متعلق ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے امریکی سفیر نے کہا کہ اگرچہ اس سال امریکہ نے غیر ملکی اقتصادی امداد کے بجٹ میں زبردست تخفیف کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ مگر اس تخفیف کا اثر افریقہ۔ ایشیا اور لاطینی امریکہ کے ملکوں پر نہیں پڑیگا اور انہیں امریکی امداد پہلے کی طرح ملتی رہے گی مسٹر جیفرسن نے کہا ہے کہ امریکہ ایسے کسی ملک کو اقتصادی امداد دینے کے لئے تیار نہیں جو امن کے استحکام کے لئے آزاد دنیا کا ساتھ دینے کے لئے تیار نہ ہو۔

پاکستان اور ترکی کے مجوزہ دفاعی معاہدے پر مصر کے سرکاری حلقوں کا تبصرہ کرنے سے گریز

ترکی کے صدر جلال بایار اور صدر آئزن ہاور کے درمیان تبادلۂ خیالات

قاہرہ ۱۵ فروری۔ مزید تفصیلات موصول ہونے سے قبل یہاں کے سرکاری حلقے پاکستان اور ترکی کے درمیان ہونے والے مجوزہ دفاعی معاہدے پر تبصرہ کرنے سے گریز کر رہے ہیں۔ انہوں نے صرف اتنا کہا ہے کہ عرب ملکوں سے بالا ہی بالا مشرق وسطی کے لئے جو دفاعی نظام قائم کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے مصر اس کا دلچسپی سے مطالعہ کر رہا ہے۔

ادھر انقرہ سے خبر موصول ہوئی ہے کہ صدر جلال بایار نے واشنگٹن میں امریکہ کے صدر مسٹر آئزن ہاور سے ایک معاہدے کے بارے میں تبادلہ خیالات کیا ہے جس کا مقصد معاہدہ شمالی اوقیانوس کے رکن ترکی اور پاکستان کو ایک ہی صف میں کھڑا کرنا ہے۔ باخبر حلقوں کی اطلاع کے مطابق جلال بایار کے دورہ امریکہ سے واپس آنے کے فوراً بعد مجوزہ معاہدے کے متعلق براہ راست گفت و شنید شروع ہو جائے گی۔ انہوں نے مزید کہا اس سلسلے میں اس وقت بھی انقرہ اور کراچی میں بات چیت ہو رہی ہے۔

جاپان کا صنعتی وفد ڈھاکہ پہنچ گیا

ڈھاکہ ۱۵ فروری۔ جاپان کا ایک صنعتی وفد جو نو ممبران پر مشتمل ہے ہفتہ کے روز ٹوکیو سے ڈھاکہ پہنچ گیا۔ دو اخبار نویس بھی وفد کے ہمراہ ہیں۔ مشرقی پاکستان میں تین روز قیام کرنے کے بعد وفد کراچی آنے کے لئے بمبئی دہلی روانہ ہو جائے گا۔ وفد کے اراکین پاکستانی منڈیوں میں جاپانی مال کی کھپت اور دونوں ملکوں کے درمیان اقتصادی اور فنی تعاون بڑھانے کے امکانات کا جائزہ لیں گے۔

نئی دہلی ۱۴ فروری۔ بھارت میں پاکستان کے ہائی کمشنر راجہ غضنفر علی خاں آج بذریعہ کار دہلی سے لاہور روانہ ہو گئے۔ جالندھر میں رات گزارنے کے بعد آپ کل بعد دوپہر کو لاہور پہنچیں گے۔

تینوں شمالی دریاؤں پر پاکستان کا قطعی حق مسلم ہونا چاہیئے

عالمی بنک کی سفارش

نئی دہلی ۱۵ فروری۔ نہری پانی کے تنازعہ کے تصفیہ کے لئے عالمی بنک نے بھارت اور پاکستان کو بعض معین تجاویز پیش کی ہیں۔ انبالے سے شائع ہونے والے انگریزی اخبار "ٹربیون" نے لکھا ہے۔ مختصراً تجاویز یہ ہیں کہ تینوں شمالی دریا یعنی سندھ جہلم اور چناب کے پانی پر کلی طور پر پاکستان کی ملکیت تسلیم ہونی چاہیئے۔ اور بھارت کو تینوں جنوبی دریا یعنی راوی بیاس اور ستلج کے پانی پر اجارہ داری حاصل ہو۔ موخر الذکر تینوں دریاؤں کا پانی کنٹرول کیا جا سکتا ہے یا بالکل منقطع ہو سکتا ہے۔ بشرطیکہ بھارت پاکستان کو نئی نہریں کھودنے کے لئے چالیس سے ۶۰ کروڑ روپیہ بطور معاوضہ ادا کرے۔ ٹریبیون نے دہلی کے حوالے سے لکھا ہے کہ دونوں حکومتیں آجکل ان تجاویز پر غور کر رہی ہیں۔ اور ممکن ہے دونوں حکومتوں کا ردّ عمل ان کے حق میں ہی ہو۔

مصری مشن بھارت پہنچ گیا

سکندرآباد دکن ۱۴ فروری۔ آج یہاں مصر کے فوجی مشن نے بھارتی ہوائیہ کی فوجی اکیڈیمی بیگم پیٹھ میں بھارت کے فوجی افسران سے ملاقات کی۔

عبد القادر پرنٹر و پبلشر نے ملک پرنٹنگ پریس میں طبع کرا کر دفتر المصلح میگزین لین کراچی سے شائع کیا۔

روزنامہ المصلح کراچی
۱۵ر تبلیغ ۱۳۳۳ھش

اردو اور بنگالی

آج کل بعض حلقوں میں اردو بنگالی کا سوال پھر زیر بحث ہے۔ اور اردو بنگالی کا جھگڑا آج اسی طرح پاکستان میں رونما ہو رہا ہے جس طرح کبھی غیر منقسم برصغیر ہند میں اردو ہندی کا جھگڑا رہ چکا ہے۔ جو لوگ ہندی کے طرفدار تھے وہ سرحد کے اس پار چلے گئے ہیں۔ اور انہوں نے وہاں ہندی کو سرکاری زبان قرار دلانے میں کامیابی حاصل کر لی ہے۔ اگرچہ وہاں بھی ابھی اردو کے علاوہ بعض جنوبی علاقوں کی زبانیں اسے چیلنج دے رہی ہیں۔ اور ہندی ابھی کافی اور ہر دلعزیز نہیں ہوئی جتنا کہ اسکے طرفدار چاہتے ہیں :-

اردو اور ہندی میں جیسا کہ ہم پہلے بھی کئی بار عرض کر چکے ہیں زیادہ تر رسم الخط کا فرق ہے۔ ورنہ دونوں کے الفاظ میں ذرا فرق ہو تو ہو جملوں اور عبارت کی ترکیب اور محاورہ میں کوئی ایسا فرق نہیں ہے۔ اور اگر یہ دونوں زبانیں سلیس انداز میں ایک ہی رسم الخط میں لکھی جائیں۔ تو دونوں میں فرق اتنا نمایاں نہیں رہتا جتنا کہ ظاہر کیا جاتا ہے۔ صرف بحث کے لئے ہندی میں مغلق سنسکرت اور اردو میں مغلق عربی اور فارسی کے الفاظ کو بھادیا بنایا جاتا ہے۔ حالانکہ ٹھیٹھ ہندی میں بھی بہت سے عربی فارسی کے ایسے الفاظ موجود ہیں۔ جن کو الگ کرنے سے ہندی زبان بھی زبان ہی نہیں رہتی :-

ہمارا خیال ہے کہ لہجہ سے ذرا اغماض کر لیا جائے۔ تو اردو بنگالی کا جھگڑا بھی کچھ اسی نوعیت کا ہے۔ اور اگر اس کے پیچھے سے صوبائی تعصبوں کا سہارا ہٹا لیا جائے تو اس جھگڑے کی کوئی بنیاد نہیں رہتی۔ مثلاً اگر دونوں کا رسم الخط ایک ہی کر دیا جائے۔ تو ہمیں یقین ہے کہ جس طرح پنجابی اور سندھی ہی نہیں۔ بلکہ پشتو بولنے والے علاقوں میں بھی رسم الخط کی اردو کے ساتھ یکسانیت کی وجہ سے اردو کا رواج ہو گیا ہے۔ اسی طرح بنگال میں بھی اس کا اتنی وسعت سے رواج ہو سکتا ہے۔ خواہ بنگالی کو وہاں اردو کے ساتھ دوسری سرکاری زبان تسلیم بھی کر لیا جائے۔

اس میں کوئی شبہ نہیں کہ یگانگی زبان کسی ملک کے اتحاد کے سلسلہ کی ایک نہایت اہم کڑی ہے۔ اور ہماری دل سے خواہش یہی ہے کہ تمام پاکستان میں ایک ہی زبان سرکاری زبان قرار دی جائے۔ جو بہر صورت اردو ہی ہو سکتی ہے۔ کیونکہ باوجودیکہ اردو پاکستان میں کسی علاقہ کی زبان نہیں مگر مغربی پاکستان میں بہت زیادہ اور مشرقی پاکستان میں کسی قدر کم یہ بولی اور سمجھی جاتی ہے۔

اردو اس وقت ایک واقعی ترقی یافتہ زبان ہے۔ اور جنوبی ایشیا میں ہی نہیں بلکہ تمام مشرقی ممالک میں یہ ترجمانی کا کام دینے کے قابل بنائی جا سکتی ہے۔ اور سچ یہ ہے کہ اسکے بڑھتے ہوئے پھیلاؤ کو روکنا اب کسی کے بس کی بات نہیں۔ بھارت میں جہاں اس کو مٹانے کے لئے ایڑی چوٹی کا زور لگایا جا رہا ہے۔ جب یہ نہیں مٹ سکی۔ بلکہ ہندی سے بھی باوجود اس کے سرکاری زبان قرار دیئے جانے کے زیادہ کامیاب ہو رہی ہے۔ تو پاکستان کے طول و عرض میں اسکے نفوذ کو کون روک سکتا ہے۔ بے شک جیسا کہ وزیراعظم نے اپنی نشری تقریر میں فرمایا ہے۔ بنگلہ مشرقی پاکستان کے ساڑھے چار کروڑ انسانوں کی زبان ہے۔ اور یہ ساڑھے چار کروڑ انسان چاہتے ہیں کہ بنگلہ کو بھی اردو کے ساتھ سرکاری زبان تسلیم کر لیا جائے۔ ہم کہتے ہیں کہ اسکے باوجود یہ ضروری نہیں کہ اسکو پاکستان کے دونوں بازوؤں کے درمیان وجہ تنازعہ بنایا جائے۔ یہ مسئلہ نہایت امن و آرام سے باہم ملکر طے کرنا چاہیئے۔ اور دونوں طرفوں سے جیسا کہ اکثر سیاسی ستنٹوں میں کیا جاتا ہے انتہاپسندی کا مظاہرہ کسی صورت میں نہیں کیا جانا چاہیئے۔ اور اس کو محض سیاسی سٹنٹ کے طور پر استعمال نہیں کرنا چاہیئے۔

ہماری رائے میں جیسا کہ ہم اوپر واضح کر چکے ہیں۔ اگر بنگلہ کو بھی اردو کی طرح اسلامی ممالک کے رسم الخط میں ڈھال لیا جائے۔ تو اسکو بنگال میں اردو کے ساتھ دوسری سرکاری زبان تسلیم کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ اردو کے حامیوں کو اس پر اعتراض نہیں ہونا چاہیئے۔

یاد رکھنا چاہیئے کہ اردو کو ایک منظم زبان کی صورت میں لانے کے لئے سب سے پہلے کلکتہ ہی میں بنیاد رکھی گئی تھی۔ اور آج بھی بنگال میں اردو کے دلدادگان بکثرت موجود ہیں۔

ہماری مراد صرف یہ ہے کہ ملک میں قیام امن کے لئے یہ ضروری ہے۔ کہ اس قسم کے اندرونی جھگڑوں کو اتنا نہیں بڑھایا جائے کہ باہم تلخیاں پیدا ہو جائیں۔ اور ملک جو پہلے ہی باہم جغرافیائی بُعد کی وجہ سے دو حصوں میں بٹا ہوا ہے آپس میں زبان کا جھگڑا اور بھی افتراق کا باعث بن جائے اس لئے ہم بنگلہ کے حامیوں سے کہتے ہیں کہ اگر بنگلہ والے کسی طرح بغیر بنگلہ کو سرکاری زبان بنانے سے نہیں رہ سکتے۔ تو ہم امید کرتے ہیں۔ کہ کم از کم وہ رسم الخط پر اردو سے متحد ہو جائیں گے۔ یہ ٹھیک ہے کہ بعض ممالک میں دو چھوڑ تین تین زبانیں رائج ہیں۔ مگر ان میں رسم الخط کا تفرقہ نہیں۔

رسم الخط کی وحدت میں ملکی سالمیت کے نقطۂ نظر سے کئی فوائد مضمر ہیں۔ مثلاً ہم ایک رسم الخط ہونے کی وجہ سے تمام پاکستان میں ملکی زبانوں میں ایک ہی رسم الخط میں تار دے سکتے ہیں۔ اور اس طرح انگریزی کے ساتھ چپکے رہنے سے آسانی سے نجات پا سکتے ہیں۔

ہم اردو کے حامیوں سے کہتے ہیں کہ ہم خود بھی اردو کے حامی ہیں اور حالات اور اردو کی صلاحیت کی بناء پر کامل یقین رکھتے ہیں کہ اردو نہ صرف تمام پاکستان بلکہ بھارت کی بھی واحد زبان بن کر رہے گی۔ بلکہ ارد گرد کے ممالک میں بھی پھیلے گی۔ اس لئے ان کو عجلت سے کام نہیں لینا چاہیئے۔ اگر بنگلہ کو بھی اردو کے ساتھ اب سرکاری زبان بنا لیا جائے۔ تو اس سے اردو کو کوئی نقصان نہیں پہونچتا۔ بلکہ اردو کی ساخت ایسی ہے کہ اس سے اس کے دامن میں کئی طرح سے اور بھی وسعتیں پیدا ہوں گی۔ اور بنگلہ کے بعض ضروری الفاظ اور محاورہ سے یہ اور بھی مالا مال ہو جائے گی۔ بلکہ اس ضمن میں ہماری رائے یہ ہے کہ اردو میں پنجابی سندھی اور پشتو وغیرہ زبانوں کے خاص خاص الفاظ بھی عربی فارسی اور سنسکرت وغیرہ زبانوں کی طرح اپنا لینے چاہئیں۔ تاکہ تمام پاکستان میں اردو اسی طرح مانوس ہو جائے جس طرح لوکل زبانیں اپنے اپنے علاقہ میں ہیں۔ اردو کو ترقی دینے کا یہ بھی ایک اہم ذریعہ بن سکتا ہے :-

جماعت احمدیہ کی مجلس مشاورت ۱۹۵۴ء

۱۶-۱۷-۱۸ اپریل کو بمقام ربوہ منعقد ہو گی

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی اجازت سے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ جماعت احمدیہ کی مجلس مشاورت ۱۶ تا ۱۸ شہادت ۱۳۳۳ھش مطابق ۱۶ تا ۱۸ اپریل بروز جمعہ ہفتہ اتوار کو بمقام ربوہ ہو گی۔ جماعتیں اپنے نمائندگان کا انتخاب کر کے اطلاع دیں :-

(سیکرٹری مجلس مشاورت)

قابلِ توجہ عہدیداران لجنات اماءاللہ

مجلس مشاورت ۱۹۳۷ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے فیصلہ فرمایا تھا کہ آئندہ مردوں کے علاوہ ایسی مستورات سے بھی چندہ وصول کیا جائے جن کی کوئی آمدنی ہو۔ البتہ ایسی مستورات کو جن کی آمدنی معین نہ ہو حق ہو گا۔ کہ وہ حسب حالات و حیثیت چندہ میں حصہ لیں اور وہ بالمقطع ماہوار چندہ کی رقم معین کر دیں۔

حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کے ارشاد کو پایۂ تکمیل تک پہونچانے کے لئے ضروری ہے کہ ہر ایک جماعت کی سیکرٹری صاحبہ لجنہ اماءاللہ اپنی جماعت کی مستورات کے چندہ کا محاسبہ کریں۔ اور جن احمدی مستورات کے ذمہ سال رواں کا کوئی چندہ واجب الادا ہو۔ ان سے ان کے چندہ کی وصولی کا مناسب انتظام کریں۔ اور جس قدر ماہوار چندہ مستورات کی رقم وصول ہوا کرے وہ ہر ماہ کی ۲۰ تاریخ تک مرکز میں ارسال فرما دیا کریں۔ مناسب ہو گا کہ ہر جماعت کی سیکرٹری صاحبہ لجنہ اماءاللہ اپنی اس کارگزاری کی رپورٹ نظارت ہذا کو بھی بھجوا دیا کریں :-

ناظر بیت المال ربوہ

ولادت مسیحؑ کے متعلق عیسائی دنیا کی ایک تاریخی غلطی کا ازالہ قرآن مجید کی طرف سے

(۱)

(از مکرم عبد القادر صاحب لائل پور)

قرآن مجید کا یہ دعویٰ ہے کہ یہ کتاب بخدائے علیم و خبیر کی طرف سے اہل کتاب کے مذہبی اختلافات کے لئے حکم بن کر آئی ہے۔ فرمایا۔

ان ھذا القرآن یقص علیٰ بنی اسرائیل اکثر الذی ھم فیہ یختلفون۔ و انہ لھدیً و رحمۃ للمومنین

(النمل آیت ۷۶)

یہ قرآن بنی اسرائیل پر بہت سی وہ باتیں بیان کرتا ہے۔ جن میں وہ اختلاف کرتے ہیں۔ اور یہ کتاب یقیناً مومنوں کے لئے ہدایت اور رحمت ہے۔

دوسری جگہ فرمایا۔

وما انزلنا علیک الکتاب الا لتبین لھم الذی اختلفوا فیہ یختلفون۔ و انہ لھدیً و رحمۃ لقوم یومنون

(النحل آیت ۶۴)

اور ہم نے تجھ پر یہ کتاب اس لئے نازل کی ہے۔ کہ تو ان کے لئے وہ باتیں کھول کر بیان کرے۔ جن میں وہ اختلاف کرتے ہیں۔ اور وہ ان لوگوں کے لئے ہدایت اور رحمت ہے۔ جو ایمان لاتے ہیں۔

اس دعویٰ کی تصدیق کے لئے جب ہم اسرائیلی صحائف اور عیسائی لٹریچر کا قرآن مجید سے موازنہ کرتے ہیں۔ اور پھر تاریخ عالم، انکشافات اثریہ اور مختلف علوم کو پیش نظر رکھتے ہیں۔ تو قرآن مجید کے دعاوی کی صداقت اور فضیلت آفتاب نصف النہار کی طرح ظاہر ہو جاتی ہے۔ اور جویائے علم و حکمت کی روح قرآنی محور کے گرد گھومتی ہوئی پکار اٹھتی ہے۔ ؎

دل میں یہی ہے ہر دم تیرا صحیفہ چوموں
قرآں کے گرد گھوموں کعبہ میرا یہی ہے

قرآن مجید نے جہاں بنیادی امور میں عیسائیت سے اختلاف کیا۔ اور صحیح عقائد اور واقعات کی طرف دنیا کی توجہ مبذول کی۔ وہاں حضرت مسیح ناصری علیہ السلام کی ولادت کے متعلق بھی اصل واقعات پیش کر کے ان غلط روایات کی تغلیط کی۔ جو عیسائیت میں رائج ہیں۔

سورہ مریم میں حضرت مسیحؑ کی ولادت اور ماموریت کے واقعات پیش کرنے کے بعد فرمایا۔ ذالک عیسی ابن مریم قول الحق الذی فیہ یمترون۔ یہ ہے صحیح واقعہ عیسیٰ بن مریم کا حق و حقیقت پر مبنی بات۔ جس میں یہ لوگ اختلاف کرتے ہیں۔ حضرت مسیح ناصری علیہ السلام کی پیدائش کے ذکر میں سورۂ مریم میں وارد ہوا۔

فحملتہ فانتبذت بہ مکانا قصیا فاجاءھا المخاض الی جذع النخلۃ قالت یلیتنی مت قبل ھذا وکنت نسیا منسیا۔ فناداھا من تحتھا الا تحزنی۔ قد جعل ربک تحتک سریا وھزی الیک بجذع النخلۃ تسقط علیک رطبا جنیا۔ ..... الخ (آیت نمبر ۲۳ و ۲۴)

خدائی حکم کے ماتحت مریم کو حمل ہو گیا۔ وہ (اپنی یہ حالت چھپانے کے لئے) لوگوں سے الگ ہو کر دور چلی گئی۔ پھر اسے دردِ زہ (کا اضطراب) کھجور کے ایک درخت کے نیچے لے گیا۔ اس نے کہا۔ "کاش میں اس سے پہلے مر چکی ہوتی۔ میری ہستی لوگ یکقلم بھول گئے ہوتے۔" اس وقت ایک پکارنے والے فرشتہ نے) اسے نیچے سے پکارا۔ (یعنی نشیب سے پکارا) غمگین نہ ہو۔ تیرے پروردگار نے تیرے نیچے کی جانب ایک چشمہ جاری کر رکھا ہے۔ تو کھجور کو ہلا۔ تازہ اور پکے ہوئے پھلوں کے خوشے تجھ پر گرنے لگیں گے۔ پس کھا پی اور آنکھیں ٹھنڈی کر۔

اس بیان میں قرآن مجید نے مندرجہ ذیل عیسائی روایات سے اختلاف کیا۔ اور ان کی تغلیط کی ہے۔

(۱) عیسائی یہ مانتے ہیں۔ کہ حضرت مسیح کی پیدائش بیت لحم کے ایک طویلہ میں ہوئی۔ قرآنی بیان سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ جب حضرت مریم اپنی حالت لوگوں سے چھپانے کی غرض سے ایک دور کے مقام پر گئیں۔ تو (غالباً دورانِ سفر میں) ولادت کا وقت آ گیا۔ انہیں یہ بھی علم نہ تھا۔ کہ یہاں قریب کوئی چشمہ ہے۔ ایک نخلستان میں کھجور کے ایک درخت کے نیچے حضرت مسیح علیہ السلام پیدا ہوئے۔ قریب ہی ڈھلوان کی جانب ایک چشمہ تھا۔ جس کی طرف غیب سے راہنمائی ہوئی۔

(۲) بعض مسیحی یہ اعتقاد رکھتے ہیں۔ کہ حضرت مریم کو دردِ زہ کے بغیر بچہ پیدا ہوا۔ انجیل برنباس میں یہی لکھا ہے۔ دوسری اناجیل اس بارہ میں خاموش ہیں۔ قرآن مجید نے واقعہ کی صحیح صورت بیان کر کے اس خیال کو بے بنیاد قرار دیا۔ اور بتایا۔ آپ کی پیدائش عام انسانوں کی طرح ہوئی۔

حاشیہ:۔ بائیبل سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ ملک کنعان میں دو قسم کے چشمے تھے۔ جو چشمے پہاڑوں پر تھے۔ وہ بالائی چشمے کہلاتے تھے جو پہاڑوں کی ڈھلوانوں یا میدانوں میں پائے جاتے تھے۔ وہ تحتانی چشمے کہلاتے تھے۔ (قاضیوں ۱/۱۵)

---

(۳) تیسرا اختلاف جو کہ سب سے اہم ہے۔ اور اس مضمون کا اصل موضوع ہے۔ یہ ہے کہ عیسائیت کی تاریخ میں قرنہا قرن سے حضرت مسیح علیہ السلام کی پیدائش کا دن ۲۵ دسمبر کو منایا جاتا ہے۔ سورہ مریم کے مذکورہ بیان میں عیسائیت کے اس مسلسل اور متواتر عمل کی تغلیط موجود ہے۔ قرآن مجید کا یہ دعویٰ ہے۔ کہ آپ کی پیدائش اس وقت ہوئی۔ جب ملک کنعان میں کھجوریں پک کر اس درجہ تیار ہوتی ہیں۔ کہ کھجور کے ہلانے پر وہ گرنے لگ جائیں۔ ظاہر ہے کہ بجائے سردیوں کے جولائی۔ اگست میں حضرت مسیحؑ کی پیدائش کی طرف اشارہ کیا گیا ہے۔

یہ ایک زبردست تاریخی غلطی ہے۔ جس کی طرف دنیائے عیسائیت کو قرآن مجید نے توجہ دلائی ہے۔ عیسائی روایات کے مطابق چونکہ حضرت مسیح علیہ السلام کی پیدائش سردیوں میں ہوئی۔ ماہ دسمبر میں تازہ کھجوریں درختوں پر نہیں ہوتیں۔ اس لئے مسیحی یہ اعتراض کرتے ہیں۔ کہ قرآنی بیان درست نہیں۔ واقعات کے خلاف ہے۔ پہلے مفسرین کی توجہ بھی اس طرف نہیں گئی۔ کہ قرآن مجید نے رطبا جنیا کا ذکر کر کے حضرت مسیح کی ولادت کا زمانہ متعین کیا ہے۔ اور اس بارہ میں عیسائی روایات اور تعامل کی تغلیط فرمائی ہے۔ بلکہ ہماری پرانی تفاسیر میں اسے معجزہ قرار دے دیا گیا۔ کہ جونہی حضرت مسیح علیہ السلام پیدا ہوئے۔ سوکھے درخت پر کھجور کے خوشے نمودار ہو کر جھڑنے لگے۔

(تفسیر ابن کثیر اردو صـ۲۷)

حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تفسیر کبیر کے درس میں اس قرآنی انکشاف کو دنیا کے سامنے پیش کر کے تاریخی شواہد اور انجیلی قرائن سے ثابت کیا کہ حضرت مسیح علیہ السلام کی پیدائش سردیوں میں نہیں بلکہ گرمیوں میں اگست کے مہینے کے قریب ہوئی جبکہ ملک کنعان میں کھجوریں پک کر تیار ہوتی ہیں۔

عصر حاضر کے بعض عیسائی محققین کو بھی اس تاریخی غلطی کی طرف توجہ پیدا ہو رہی ہے۔ جس کی طرف قرآن مجید نے آج سے چودہ سو سال قبل توجہ دلائی۔ اس سلسلہ میں حوالہ جات درج کرنے سے قبل مجھے یہ بتانا ہے۔ کہ انجیل کی اندرونی شہادت سے بھی عیسائی روایت کی تغلیط اور قرآنی بیان کی تصدیق ہوتی ہے۔ لوقا کی انجیل میں حضرت مسیح علیہ السلام کی پیدائش کے حالات میں درج ہے کہ اسی موسم میں چرواہے اپنے گلوں کو باہر نکال کر کھلے میدان میں راتیں بسر کرتے تھے۔ لوقا کے الفاظ درج ذیل ہیں:۔

"اور وہ پلوٹھا بیٹا جنی۔ اور اس کو کپڑے میں لپیٹ کر چرنی میں رکھا۔ کیونکہ ان کے واسطے سرائے میں جگہ نہ تھی۔ اسی علاقے میں چرواہے تھے۔ جو رات کو میدان میں رہ کر اپنے گلے کی نگہبانی کر رہے تھے۔

(لوقا ۷/۲ ۸)

لوقا کے اس بیان سے صاف ظاہر ہے کہ گرمیوں کا موسم تھا۔ جب حضرت مسیحؑ کی پیدائش ہوئی۔ دسمبر کا مہینہ تو علاوہ شدید سردی کے فلسطین میں سخت بارش اور دھند کا ہوتا ہے۔ کیونکہ فلسطین میں یکم نومبر سے موسم برسات شروع ہو جاتا ہے۔[1] کون یہ تسلیم کر سکتا ہے کہ ایسے موسم میں کھلے میدان میں آسمان تلے چرواہے اور ان کے گلے راتیں بسر کرتے تھے۔

بائیبل ڈکشنری میں "Sheep fold" پر جو نوٹ دیا گیا ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ فلسطین میں کھلے طویلوں میں بارکیں (Huts) بنی ہوئی تھیں۔ سردی کے موسم میں گلوں کو ان بارکوں میں رکھا جاتا تھا۔ یا پھر غاروں یا دوسری قدرتی پناہ گاہوں میں موسم سے بچاؤ کا سامان کیا جاتا تھا۔[2] پس لوقا کے اس بیان سے بھی عیسائی روایت کی تغلیط اور قرآنی بیان کی تصدیق ہوتی ہے۔ انجیل کی اس اندرونی شہادت کے بعد اب عصر حاضر کے محققین کی آراء درج ذیل ہیں:۔

(۱) پیکس تفسیر بائیبل میں انجیل لوقا کے مفسر پرنسپل اے۔ جے گریو کی طرف سے لوقا کے اس بیان پر کہ حضرت مسیح کی پیدائش جس موسم میں ہوئی تھی، اس وقت چرواہے گلوں کو باہر نکال کر کھلے میدان میں راتیں بسر کرتے تھے، مندرجہ ذیل تبصرہ موجود ہے۔

The Season would not be December; our Christmas day is a Comparatively late tradition, found first in the west (Page 727)

یہ موسم ماہ دسمبر کا نہیں ہو سکتا۔ ہمارا کرسمس کا دن نسبتاً ایک بعد کی روایت ہے۔ جو پہلے پہل مغرب میں ملی۔ (باقی)

حاشیہ [1] فلسطین میں کھجور اب بڑے محدود علاقہ میں پائی جاتی ہے۔ پہلے زمانوں میں بہت کثرت سے نخلستان ملتے تھے۔ ملاحظہ ہو بائیبل ڈکشنری از جان۔ ڈی ڈیوس زیر لفظ "Palm"۔

[1] جغرافیہ بائیبل از پادری یوحنا خان صـ۱۲۔ [2] بائیبل ڈکشنری از جان۔ ڈی ڈیوس صـ۷۶۱

ضرورت مند احباب متوجہ ہوں

Special purposes short Service commission R.P.A.F Education Branch

ایجوکیشن افسروں کی آسامیوں کے لئے درخواستیں ۲۸ فروری ۱۹۵۵ء تک بنام Director of Educational services air air Head Quarters Karachi طلب کی گئی ہیں۔ تنخواہ و الاؤنس بطور فلائنگ افسر بصورت شادی شدہ ۔/۵۲۰ و غیر شادی شدہ ۔/۴۶۵ شرائط ایم۔اے ہسٹری فسٹ کلاس یا ایم۔اے جیوگریفی فسٹ کلاس (بصورت انٹرمیڈیٹ سائنس) یا ایم۔اے ریاضی فسٹ کلاس (بی۔اے سائنس والا یا بی۔ایس۔سی) یا ایم۔اے یا ایم۔ای۔ڈی (بیٹنہ) عمر ۲۱ تا ۳۵ (پاکستان ٹائمز مورخہ ۱۰ ۲/۵۵)

ریڈیو پاکستان میں ٹیکنیکل اسسٹنٹس کی اسامیوں کے لئے درخواستیں بنام ڈائرکٹر جنرل ریڈیو پاکستان کراچی ۲۷ ۲/۵۵ تک طلب کی گئی ہیں۔ تنخواہ ۱۸۵ ۔ ۱۵ ۔ ۳۵۰ ۔ شرائط:۔ گریجوایٹ ۔ عمر ۳۵ (تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو پاکستان ٹائمز ۱۰ ۲/۵۵)

Royal Pakistan Air Force commissioning in General Duties (cilot) Branch

خواہشمند امیدواران کو لازم ہے۔ کہ نزدیک ترین آر۔ پی۔ اے۔ ایف ریکروٹنگ آفیسر کو اپنی درخواست خود پیش کریں۔ آخری تاریخ ۲۷ ۳/۵۵ ہے۔

شرائط:۔ کنوارہ ۔ یکم مئی ۱۹۵۵ء کو عمر ۱۷ و ۲۱ کے درمیان ۔ فسٹ ڈویژن انٹرمیڈیٹ وسائنس ۔ (پاکستان ٹائمز ۸ ۲/۵۵)

(ناظر تعلیم و تربیت ربوہ)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور سلسلہ احمدیہ کی کتابیں

اپنے قومی بک ڈپو سے خرید فرمائیں

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:۔

"جو کتابیں ایک ایسے شخص نے لکھی ہوں ۔ جس پر فرشتے نازل ہوتے تھے ان کے پڑھنے سے بھی ملائکہ نازل ہوتے ہیں ۔ چنانچہ حضرت صاحب کی کتابیں جو شخص پڑھے گا ۔ اس پر فرشتے نازل ہوں گے ۔ حضرت صاحب کی کتابیں بھی خاص فیضان رکھتی ہیں ۔ ان کا پڑھنا بھی ملائکہ سے فیضان حاصل کرنے کا ذریعہ ہے اور ان کے ذریعے نئے علوم کھلتے ہیں" صیغہ ہذا نے ہزارہا روپے کے مصرف سے ان روحانی علوم سے لبریز کتب کو طبع کروا دیا ہے ۔ احباب جماعت ان کتب کو خرید کر خود بھی پڑھیں ۔ اور دیگر احباب کی خدمت میں بھی پیش کریں ۔ کتب کی فہرست صیغہ ہذا سے مفت طلب فرمائیں (مینجر نظارت تالیف و تصنیف)

الشرکۃ الاسلامیہ لمیٹڈ

دو روپے فی حصہ ادا کرنے والے احباب کی خدمت میں !

"الشرکۃ الاسلامیہ لمیٹڈ کے جن حصہ داران نے دو روپے فی حصہ کے حساب سے ادائیگی کی ہوئی ہے ان کی خدمت میں گذارش ہے ۔ کہ وہ بموجب شرائط مندرجہ پراسپکٹس کمپنی ہذا بقایا رقم مبلغ ۔/۳ روپے فی حصہ کے حساب سے ایک ماہ کے اندر اندر بنام کمپنی مذکورہ کے مرکزی دفتر ربوہ میں ارسال کر کے ممنون فرمائیں ۔ ایسے حصہ داران کو فرداً فرداً خطوط بھی بھجوائے گئے ہیں ۔" ڈائرکٹر الشرکۃ الاسلامیہ لمیٹڈ ربوہ

درخواست ہائے دعا

خاکسار اس سال میٹرک کے امتحان میں شامل ہو رہا ہے ۔ احباب نمایاں کامیابی کے لئے دعا فرمائیں ۔ عبدالرشید غالب متعلم دہم تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ ۔ (۲) خاکسار کا امتحان ہونے والا ہے احباب کامیابی کے لئے دعا فرمائیں ۔ منیر احمد خان ولد ملک بشیر احمد خان (۳) مکرم ملک نصیر احمد صاحب سینٹری انسپکٹر ریلوے بعض مشکلات کی وجہ سے پریشان ہیں ۔ احباب ان کو اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں ۔ زاہد احمد ناگپوری زعیم حلقہ صدر کراچی

جلسہ یوم مصلح موعود ۲۰ فروری بروز ہفتہ

خدا کے فضل سے ۲۰ فروری کا مبارک دن آ رہا ہے اور ہم پھر اس دن زندہ خدا کے زندہ نشانوں کو دہرا کر اپنے ایمانوں کو تازہ کریں گے۔

احباب اس دن (۲۰ فروری بروز ہفتہ) اپنی اپنی جگہ جلسے منعقد کر کے المصلح الموعود کی عظیم الشان پیشگوئی کے ہر پہلو پر روشنی ڈالیں اور بالآخر اللہ تعالیٰ کے حضور حضرت المصلح الموعود خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت و درازیٔ عمر کیلئے دعائیں کریں۔

نظارت دعوت و تبلیغ کے صیغہ نشر و اشاعت نے اس پیشگوئی کی عظمت کے اظہار کے لئے "التبلیغ" کے آٹھ نمبر شائع کئے تھے جن احباب کو ضرورت ہو وہ نظارت ہذا سے طلب کریں۔ (ناظر دعوۃ و تبلیغ ربوہ)

ایک نہایت نیک اور ضروری تحریک

مجالس خدام الاحمدیہ اس طرف خاص توجہ فرمائیں !

ایک دوست مکرم فضل الٰہی صاحب انور (سندھ) نے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں ایک تجویز بھجوائی ہے ۔ جس کا خلاصہ یہ ہے ۔ کہ مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ایک فنڈ قائم کرے جس میں زیادہ سے زیادہ خدام شامل ہوں ۔ شامل ہونے والے خدام سالانہ ایک روپیہ چندہ دیا کریں ۔ اس طرح جو رقم جمع ہو ۔ اس سے ہر سال کم از کم ایک آدمی کو حج کرا دیا کرے ۔ اس طریق سے بہت لوگوں کو نیک کاموں میں خرچ کرنے کی توفیق ملے گی ۔ اور ساتھ ہی حج کے ثواب میں حصہ دار ہوں گے ۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے اس تجویز پر خوشنودی کا اظہار فرمایا ہے ۔ نیز فرمایا ہے ۔ فی الحال یہ تحریک کی جائے ۔ کہ جو کوئی شخص چھ سو روپیہ خود دے ۔ اسے اس فنڈ سے مزید چھ سو روپے دے دیئے جایا کریں گے ۔ تا کہ وہ حج کر کے آ سکے ۔

پس میں اللہ تعالیٰ کا نام لے کر اس نیک تحریک کا آغاز کرتا ہوں ۔ اور ایک امانت دفتر محاسب صدر انجمن احمدیہ میں "حج فنڈ" کے نام سے کھلوا رہا ہوں جو احباب اس نیک تحریک میں شامل ہونا چاہتے ہیں وہ اپنے نام سے دفتر خدام الاحمدیہ ربوہ کو اطلاع دیں ۔ تا ابھی سے ان کے نام درج رجسٹر کئے جائیں ۔ اور آئندہ آنے والوں کے لئے ریکارڈ رہے ۔ اور تحریک میں حصہ لینے والے اپنی رقم براہ راست بر امانت "حج فنڈ خدام الاحمدیہ" میں جمع کرانے کے لئے محاسب صدر انجمن احمدیہ ربوہ کو ارسال فرمائیں ۔

احباب اپنے پورے پتہ سے دفتر خدام الاحمدیہ کو بھی اطلاع دیں ۔ تا کہ آئندہ خط و کتابت میں سہولت ہو (نائب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی اور پاکیزہ کرتی ہے

میں نے کابینہ سے یہ کبھی نہیں کہا کہ جماعت احمدیہ سے جس قسم کا سلوک کیا جا رہا ہے

اس پر وہ ایک معین مسئلہ کی حیثیت سے غور کرے

میں جماعت احمدیہ کا ایک معمولی رکن ہوں مجھے جماعت میں کوئی خاص پوزیشن حاصل نہیں ہے۔

— فسادات پنجاب کی تحقیقاتی عدالت میں وزیر خارجہ پاکستان آنریبل چوہدری محمد ظفر اللہ خان کا بیان —

۱۹ر جنوری ۱۹۵۴ء کو فسادات پنجاب کی تحقیقاتی عدالت میں وزیرِ خارجہ پاکستان چودھری محمد ظفر اللہ خاں کا بیان قلمبند کیا گیا۔ سب سے پہلے جماعتِ اسلامی کے وکیل چودھری نذیر احمد خاں نے سوالات کئے۔ آپ سے دریافت کیا گیا۔ کہ کیا آپ پاکستانی کابینہ کے علم میں یہ بات لائے تھے۔ کہ پاکستان میں آپ کے فرقے سے کس قسم کا سلوک کیا جا رہا ہے۔ اور اگر اس سوال کا جواب اثبات میں ہے۔ تو یہ بتائیے کہ آپ یہ بات کابینہ کے اجلاس میں کب لائے؟ چودھری محمد ظفر اللہ خاں نے جواب دیا۔ کہ جس وقت تحریک جاری تھی۔ اس وقت ممکن ہے میں نے اس سوال کے بعض پہلوؤں کا کابینہ میں ذکر کیا ہو۔ لیکن میں نے کابینہ سے یہ کبھی نہیں کہا۔ کہ وہ اس پر ایک معین مسئلے کی حیثیت سے غور کرے۔

سوال:۔ کیا آپ کبھی کابینہ کے اجلاس میں خان لیاقت علی خاں مرحوم کے علم میں یہ بات لائے تھے۔ کہ آپ کے فرقے کے ساتھ جس قسم کا سلوک کیا جا رہا ہے۔ اس کے خلاف آپ کو بعض شکایات ہیں؟

جواب:۔ مجھے اس بارے میں معین طور پر کچھ یاد نہیں ہے۔

سوال:۔ خواجہ ناظم الدین نے کہا ہے۔ کہ خان لیاقت علی خاں مرحوم کے زمانے میں آپ کابینہ کے علم میں یہ بات لائے تھے۔ کہ تین احمدیوں کو قتل کر دیا گیا ہے۔ کیا یہ درست ہے؟

جواب:۔ جہاں تک مجھے یاد ہے۔ میں نے کسی اور امر کے سلسلے میں موجودہ گورنر جنرل سے اس کا ذکر کیا تھا وہ اس وقت وزیر خزانہ تھے۔ ان دنوں ہم دونوں ملک سے باہر گئے ہوئے تھے۔ پاکستان واپس آنے پر انہوں نے اس وقت کے وزیر اعظم سے اس امر کا ذکر کیا۔ ہو سکتا ہے۔ کہ اس بارے میں کوئی تحقیقات بھی کی گئی ہو۔

سوال:۔ کیا آپ کے علم کے مطابق ۶ یا ۷ر اگست ۱۹۵۲ء کے لگ بھگ ہر کروی کابینہ میں ایجی ٹیشن پر بحث ہوئی تھی؟

جواب:۔ اگر میں کراچی میں ہوتا۔ اور مجھے اطلاع نہ دی جاتی۔ تو کابینہ کا کوئی باقاعدہ اجلاس نہیں ہو سکتا تھا۔ لیکن میرا خیال ہے۔ کہ بعض اوقات خواجہ ناظم الدین صاحب نے اپنے بعض رفقائے کار کو ایجی ٹیشن کے بارے میں مشورہ کرنے کے لئے بلایا تھا۔ ان مواقع پر مجھے نہیں بلایا گیا۔

سوال:۔ کیا آپ اس کی وجہ بتا سکتے ہیں کہ آپ کو کیوں نہیں بلایا گیا؟

جواب:۔ وزیر اعظم اس بات کے مجاز ہیں۔ کہ وہ اپنے رفقائے کار میں سے جسے چاہیں تبادلہ خیالات کے لئے بلا لیں۔

سوال:۔ کیا آپ نے اس اجلاس کے بعد جن میں آپ کو بلایا نہیں گیا تھا۔ اسی تاریخ کو یعنی ۷ یا ۸ر اگست کے لگ بھگ کابینہ کے کسی اجلاس کی صدارت کی تھی؟

جواب:۔ جب کبھی میں کراچی میں ہوں۔ اور وزیر اعظم کسی وجہ سے صدارت نہ کر سکیں۔ تو کابینہ کے اجلاسوں کی صدارت میں ہی کرتا ہوں۔

سوال:۔ جب خواجہ ناظم الدین بیمار تھے کیا آپ نے کابینہ کے ایک اجلاس کی صدارت کی تھی جس میں اس طرح کی ایک کانفرنس نے بعض فیصلے کئے تھے۔ جس کا آپ نے حوالہ دیا ہے؟

جواب:۔ ممکن ہے کہ ایسا ہوا ہو۔

سوال:۔ براہِ کرم کیا آپ یاد کر سکتے ہیں کہ کابینہ کے اس اجلاس میں زیر بحث معاملہ کیا تھا؟

جواب:۔ میں معین طور پر تو کچھ نہیں کہہ سکتا۔ تاہم جو کچھ مجھے یاد ہے۔ وہ یہ ہے کہ حکومت کی جانب سے ایک اعلان کابینہ میں پیش کیا گیا تھا۔ اس روز خواجہ ناظم الدین صاحب بیمار تھے۔ ان کے سکرٹری یا کابینہ کے سکرٹری میرے پاس آئے اور مجھے بتایا۔ کہ انہوں نے کابینہ کا ایک اجلاس بلایا ہے۔ اور خواجہ صاحب خود اس کی صدارت نہیں کر سکیں گے۔ زیر بحث معاملے کے متعلق انہوں نے کہا۔ وہ ایک اعلان ہے کہ سرکاری ملازمین مذہبی پراپیگنڈے کے لئے اپنا اثر یا پوزیشن استعمال نہ کریں۔ لیکن میں نہیں جانتا۔ کہ اس کا مسودہ کس نے تیار کیا تھا۔

سوال:۔ کیا حکومت کے کمیونک مجریہ ۱۴ر اگست ۵۲ء کے بارے میں آپ نے کوئی بیان دیا تھا؟

جواب:۔ ہاں۔ میں نے ہوم سکرٹری کے تحریری بیان کا ضمیمہ A-۱ دیکھا ہے۔ وہ اس کا صحیح متن ہے۔

آپ نے کہا۔ کہ آپ کے بیان کا اس تقریر سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ جو آپ نے ۱۸ر مئی ۵۲ء کو جہانگیر پارک میں کی تھی۔

سوال:۔ جہانگیر پارک میں تقریر کرنے سے قبل خواجہ ناظم الدین سے اس بارے میں آپ کی کوئی بات ہوئی تھی؟

جواب:۔ خواجہ صاحب نے مجھ سے ذکر کیا تھا۔ کہ بعض لوگوں کو جلسے میں میری شمولیت پر اعتراض ہے

سوال:۔ کیا انہوں نے آپ کی ہونے والی تقریر کے بارے میں بھی کچھ کہا تھا؟

جواب:۔ انہوں نے رائے ظاہر کی تھی۔ کہ اگر میں جلسے میں تقریر نہ کروں۔ تو یہ بہتر ہوگا۔

سوال:۔ آپ نے کیا کہا؟

جواب:۔ میں نے کہا۔ اس مرحلہ پر جبکہ بحیثیت مقرر میرے نام کا اعلان ہو چکا ہے میرے لئے یہ امر بڑی الجھن کا باعث ہوگا۔ اگر میں اس پوزیشن میں نہ ہوتا۔ تو میں آپ کی تجویز کو بخوشی مان لیتا۔ اور وہاں نہ جاتا۔

عدالت کے ایک سوال کے جواب میں آپ نے بتایا۔ کہ وہ ایک پبلک جلسہ تھا۔

وکیل کی مزید جرح کے جواب میں آپ نے کہا۔ کہ یہ پہلا پبلک جلسہ نہیں تھا۔ جو ان کی جماعت کی طرف سے کیا گیا۔ ربوہ اور بعض دوسرے مقامات پر جلسے منعقد ہوئے تھے۔

سوال:۔ کیا آپ کی وہ تقریر جو آپ نے ۱۸ر مئی کو کی تھی۔ ۳۱ر مئی ۵۲ء کے الفضل میں صحیح طور پر شائع ہوئی ہے۔

جواب:۔ ہاں۔ خلاصۃً وہ درست ہے۔ لیکن سرخیاں میری نہیں ہیں۔

سوال:۔ کیا خواجہ ناظم الدین سے گفتگو کے دوران میں آپ نے انہیں کہا تھا۔ کہ مذہبی نقطۂ نگاہ سے آپ انہیں "کافر" سمجھتے ہیں؟

جواب:۔ میں نہیں سمجھتا۔ کہ دورانِ گفتگو میں خاص طور پر یہ موضوع کبھی زیر بحث آیا تھا۔ لیکن یہ ممکن ہے۔ کہ عمومی رنگ میں میں نے اس بارے میں عقائد کے اختلاف کی وضاحت کی ہو۔

سوال:۔ خواجہ ناظم الدین نے اپنے بیان کے دوران میں عدالت میں حسب ذیل الفاظ کہے تھے "مجھے اچھی طرح یاد ہے۔ کہ ایک موقع پر تبادلۂ خیالات کے دوران میں چودھری محمد ظفر اللہ خاں نے مجھ سے یہ ذکر کیا تھا۔ کہ ان کے عقیدے کے مطابق میں کافر ہوں۔ لیکن سیاسی معاشرتی اور دوسرے امور کے لحاظ سے وہ مجھے مسلمان سمجھ سکتے ہیں"۔

کیا آپ نے یہ کہا تھا؟

جواب:۔ ممکن ہے۔ کہ عقیدے سے متعلق پوزیشن کی وضاحت سے انہوں نے یہ نتیجہ اخذ کیا ہو۔

عدالت نے آپ سے کہا۔ کہ بیان کیا جاتا ہے۔ کہ آپ نے اگست ۱۹۴۹ء میں ایبٹ آباد کی ایک مسجد کے خطیب مولوی محمد اسحاق سے اس خیال کا اظہار کیا تھا۔ کہ آپ کو ایک کافر حکومت کا مسلمان ملازم تصور کر لیا جائے۔ یا ایک مسلم حکومت کا کافر ملازم۔ اس سوال کے جواب میں کہ آیا یہ بیان صحیح ہے یا نہیں۔ چودھری محمد ظفر اللہ خاں نے کہا۔ "میرے نزدیک یہ بات بہت زیادہ مشتبہ ہے"

مسٹر نذیر احمد خاں نے اپنے سوالات کا سلسلہ جاری رکھتے ہوئے آپ سے دریافت کیا۔ کہ کیا آپ نے لاہور کے بعض وکلاء سے جو کچھ عرصہ قبل آپ سے فیڈرل کورٹ کو لاہور میں رکھنے کے متعلق ملے تھے کہا تھا۔ کہ ممکن ہے کہ مستقبل میں فیڈرل کورٹ کا محل وقوع دہلی ہو جائے۔

آپ نے نفی میں جواب دیتے ہوئے کہا۔ مجھے اچھی طرح یاد ہے۔ کہ انہوں نے یہ تجویز پیش کی تھی۔ کہ قانون میں ترمیم کر دی جائے۔ تا کہ فیڈرل کورٹ لاہور میں ہی رہے۔ میں نے ان سے کہا۔ یہ تحریک دانشمندی پر مبنی نہیں ہوگی۔ کیونکہ یہ تجویز بھی پیش ہو سکتی ہے۔ کہ فیڈرل کورٹ کا محل وقوع ڈھاکہ ہو۔ اور چونکہ مجلس دستور ساز میں مشرقی پاکستان کی اکثریت ہے۔ اس لئے ممکن ہے۔ کہ یہ تجویز منظور بھی کر لی جائے۔ عدالت کے دہلی میں قائم ہونے کا سوال ہی پیدا نہیں ہو سکتا تھا۔ کیونکہ یہ امر بالکل بے جوڑ اور خارج از بحث تھا۔

سوال:۔ کیا خواجہ نذیر احمد مارچ ۱۹۵۳ء میں آپ سے ملے تھے؟

جواب:۔ ممکن ہے۔ کہ ملے ہوں۔

سوال:۔ کیا آپ کے اور ان کے درمیان تینوں مطالبات کے متعلق امام جماعت احمدیہ کی طرف سے وضاحت کے بارے میں کوئی بات چیت ہوئی تھی؟

جواب:۔ انہوں نے مجھ سے ذکر کیا تھا۔ کہ وہ بعض وضاحت طلب امور کے بارے میں امام جماعت احمدیہ سے ملے تھے یا ملنے کا ارادہ رکھتے تھے (باقی

انہوں بعض وضاحتیں بھی پیش کیں اور ان کے بارے میں میری رائے معلوم کرنی چاہی۔ میں نے انہیں یہ بتاتے ہوئے کہ میں کوئی رائے ظاہر نہیں کر سکتا ان سے کہا کہ انہیں اس بارے میں امام جماعت احمدیہ سے بات کرنی چاہیئے

سوال:۔ جماعت میں آپ کی پوزیشن کیا ہے؟ خواجہ نذیر احمد آپ سے کیوں ملنے آئے؟

جواب:۔ میں ایک معمولی رکن ہوں۔ جماعت میں مجھے کوئی خاص پوزیشن حاصل نہیں ہے۔ میں نہیں جانتا کہ خواجہ نذیر احمد اس بارے میں مجھ سے کیوں ملنے آئے؟

سوال:۔ کیا انہوں نے یہ تجویز پیش کی تھی کہ اگر امام جماعت احمدیہ آئندہ عام مسلمانوں کو کافر نہ کہیں تو ممکن ہے کہ مزید گفت شنید کے لئے بنیاد پیدا ہو جائے؟

جواب:۔ جہاں تک مجھے یاد ہے انہوں نے کہا تھا کہ وہ اور ان کے ایک ساتھی ربوہ میں امام جماعت احمدیہ سے مل چکے ہیں اور یہ کہ امام جماعت احمدیہ نے اس مسئلہ پر ایک بیان بھی دیدیا ہے۔ میرا یہ خیال نہیں ہے کہ انہوں نے ایسی کوئی تجویز میرے سامنے رکھی تھی بلکہ ان کا خیال یہ تھا کہ امام جماعت احمدیہ نے جو بیان دیا تھا اس سے اس پہلو کے متعلق پوزیشن واضح ہو گئی تھی

سوال:۔ کیا آپ نے کچھ کہا تھا؟

جواب:۔ نہیں

سوال:۔ کیا آپ بتا سکتے ہیں کہ مارچ کے کس حصے میں ایسا ہوا تھا؟

جواب:۔ میں نہیں کہہ سکتا کہ یہ مارچ کا مہینہ تھا یا اپریل کا۔ لیکن یہ ہے اسی عرصہ کے لگ بھگ کی بات۔

سوال:۔ کیا اکتوبر ۵۲ء میں مسٹر دولتانہ نے آپ سے ملاقات کی تھی؟

جواب:۔ اکثر اوقات ایسا ہوا ہے کہ جب وہ کراچی جاتے تھے تو مجھ سے ملنے آتے تھے۔

سوال:۔ کیا انہوں نے اس ملاقات میں آپ سے تین مطالبات یا ان مطالبات سے تعلق رکھنے والے ایجی ٹیشن کے بارے میں بات کی تھی؟

جواب:۔ میں نہیں خیال کرتا کہ ہم نے ان مطالبات کے لب لباب یا حسن و قبح کے بارے میں کوئی بات کی ہو۔ اور نہ ہی مجھے یہ یاد ہے کہ انہوں نے ان مطالبات یا ایجی ٹیشن کے متعلق میرے سامنے کوئی خاص تجویز رکھی۔ یہ دوسری بات ہے کہ انہوں نے عمومی رنگ میں ایجی ٹیشن کا ذکر کیا ہو۔

سوال:۔ بیان کیا جاتا ہے کہ آپ نے اس تحقیقات سے تعلق رکھنے والے امور کے بارے میں عملاً بہت دلچسپی لی تھی۔ آپ کئی مرتبہ لاہور آئے اور اپنی جماعت کے ممبران کو اس بارے میں مشورے دیئے کہ انہیں رویہ اختیار کرنا چاہیئے کیا یہ درست ہے؟

جواب:۔ میں تحقیقات کے دوران زیادہ عرصہ

۶ر مارچ کو لاہور عملی طور پر جل رہا تھا!

اگر فوج انتظامات اپنے ہاتھ میں نہ لیتی تو غنڈے لوٹ مار اور آتشزنی سے شہر کو ملیا میٹ کر دیتے

صوبے کے سول نظم و نسق نے پاکستان کی نیک نامی کو مٹی میں ملا دیا ہے

تحقیقاتی عدالت میں جماعت اسلامی کے وکیل مسٹر نذیر احمد کی بحث!!

(گذشتہ سے پیوستہ)

جماعت اسلامی کے وکیل نے کہا کہ اس قومی ابتلا کے بعد جس نے ایک نوزائیدہ ملک میں تنزل کے آغاز کا تاثر پیدا کر دیا تھا، افسر ایک دوسرے پر ذمہ داری ڈال رہے تھے لیکن جب ان کی مشترکہ ذمہ داری کا سوال اٹھا تو انہوں نے ملاؤں اور جماعت اسلامی پر الزام لگا دیا۔

انہوں نے اس بات کی جانب اشارہ کیا کہ جب اپنے آپ کو بچانے کا موقع آیا۔ تو انہوں نے بڑی ہوشیاری سے کارروائی کی۔ لیکن صورت حال کے اس حد تک ابتر ہو جانے کے وقت کہ مارشل لاء ایک ناگزیر ضرورت بن گیا انہوں نے اس دانشمندانہ خصوصیت کا کوئی مظاہرہ نہیں کیا۔

انہوں نے کہا ۶ مارچ کو جب لاہور عملی طور پر جل رہا تھا اور فوج نے شہر کو بروقت اپنے ہاتھ میں نہیں لیا تھا۔ غنڈے لوٹ مار اور آتش زنی کے لئے اپنی کبھی نہ بجھنے والی پیاس کی وجہ سے اور ایسی تحریک سے فائدہ اٹھا کر جس کا کوئی رہنما نہیں تھا۔ شہر کو ملیا میٹ کر دینے والے تھے۔

انہوں نے صوبے کے سول نظم و نسق پر الزام لگایا کہ اس نے پاکستان کی نیک نامی کو مٹی میں ملا دیا

جماعت اسلامی کے وکیل نے اس بات پر زور دیا کہ اس نظام میں مکمل رد و بدل کے لئے جو ایک آزمائش پر بھی پورا نہیں اتر سکا ہے تحقیقات کی جائے۔ جو دودھ اور پانی کو الگ کر دے۔

چوہدری نذیر احمد خان نے کہا کہ سینئر سپرنٹنڈنٹ پولیس لاہور کی گواہی کے مطابق مسئلہ کے بہت بڑا ہونے کی وجہ سے ۳ مارچ ۱۹۵۳ء کو لاہور کی صورت حال قابو سے باہر ہو گئی تھی۔ اور اس وقت بھی فوج استعمال نہیں کی گئی۔

تحقیقاتی عدالت میں جو چیف جسٹس مسٹر محمد منیر اور مسٹر جسٹس ایم۔ آر کیانی پر مشتمل ہے اپنے دلائل کا سلسلہ

شروع کرنے سے پہلے چوہدری نذیر احمد خان نے فوجی حکومت کے متعلق اپنے ذاتی نقطہ نظر کی تشریح کی ــــ انہوں نے کہا کہ ایک سڑی ہوئی حکومت کے مقابلے میں میں فوجی حکومت کو ترجیح دوں گا۔ بشرطیکہ یہ عوام کے فائدے کے لئے ہو۔ لیکن صرف اس وقت تک کہ یہ قطعی ضروری ہو

انہوں نے کہا کہ میں نے اسباب کی طرف اشارہ

نہیں کیا تھا کہ مرکزی حکومت کو تحریک میں حصہ لینے والوں کے ساتھ خفیہ ہمدردی تھی۔ بلکہ یہ اس حقیقت کا منطقی نتیجہ تھا کہ چوہدری ظفر اللہ خاں کے خلاف دشنام طرازی کی ذلت آمیز مہم عرصے تک جاری رہی اور مرکزی کابینہ کے کسی رفیق نے اس کے خلاف کوئی آواز نہیں اٹھائی۔

جماعت اسلامی کے وکیل نے کہا کہ عوام کی شکست خوردہ ذہنیت، حکومت کی غیر مقبولیت غذائی بحران، شان و شوکت پر ناپسندیدگی کے اظہار وغیرہ بھی حکومت کے خلاف عوام کے دلوں میں پیدا ہونے والی تلخی کے ذمہ دار تھے۔

انہوں نے کہا کہ ۲۷ر جنوری کو جب یہ الٹی میٹم دیا گیا تھا کہ مطالبات منظور نہ کئے گئے تو ایک مہینے کے بعد تحریک شروع کر دی جائے گی تبھی صوبے کے سول نظم و نسق کو معلوم ہو جانا چاہیئے تھا کہ معاملات نقطۂ عروج پر پہنچ گئے ہیں اور اسے اس معاملے کے متعلق کوئی فیصلہ کر لینا چاہیئے تھا

اس مرحلے پر چیف جسٹس مسٹر محمد منیر نے جماعت اسلامی کے وکیل سے دریافت کیا کہ آپ اگر وزیر اعظم ہوتے تو کیا کارروائی کرتے؟

انہوں نے جواب میں کہا کہ پہلا کام میں یہ کرتا کہ وزیر خارجہ کو برطرف کر دیتا۔ جنہوں نے وزیر اعظم کے حکم کے باوجود ایک جلسے میں شرکت کی تھی

فاضل جج نے دریافت کیا کہ کیا آپ اسلامی ریاست کے وزیر اعظم کی حیثیت سے غیر مسلموں کو کلیدی اسامیوں کا نااہل قرار دے دیدیں گے؟

اس کا جواب نفی میں دیتے ہوئے چوہدری نذیر احمد نے کہا کہ اس کے متعلق میری ذاتی رائے میرے مؤکل کے نقطۂ نظر سے مختلف ہے مزید مطالعے کے بعد میں اگر اس نتیجے پر پہنچوں کہ جماعت اسلامی کا نقطۂ نظر صحیح ہے تو مجھے اسے تسلیم کرنے میں کوئی پس و پیش نہ ہو گا۔

چوہدری نذیر احمد خاں نے عدالت کی توجہ اس امر کی طرف مبذول کرائی کہ میرے ذاتی نقطۂ نظر سے میرا مؤکل کسی طرح پابند نہیں ہوتا اور میں نے یہ جواب عدالت کے ارشاد پر دیا ہے

انہوں نے کہا کہ جہاں تک جماعت اسلامی کے نقطۂ نظر کا تعلق ہے ۱۳ر جنوری سے اور اس کے بعد سے اس کا نظریہ رہا ہے کہ مطالبات کو آئین ساز

اسمبلی میں پیش کر دیا جائے اور انہیں اگر منظور کر لیا جائے تو اس سے پیدا ہونے والے تمام ضروری نتائج پر عملدرآمد کیا جائے۔

جماعت اسلامی کے وکیل نے کہا کہ جماعت اسلامی کے اصول کے مطابق نظام حکومت کی کسی ایسی اسامی پر جس کا تعلق پالیسی بنانے سے ہو کسی غیر مسلم کو مامور نہیں کیا جائے گا۔

امیر جماعت اسلامی پنجاب مولانا سعید ملک نے عدالت کی اجازت سے اس اصول کی تشریح کرتے ہوئے کہا کہ کوئی ایسی ریاست جس کی بنیاد نصب العین پر ہو کسی ایسے شخص کو جو اس نصب العین پر عقیدہ نہ رکھتا ہو۔ انہیں ان عہدوں پر مامور نہیں کر سکتی۔

انہوں نے کہا کہ سوویت یونین اور امریکہ میں بھی ایسا ہی ہوتا ہے۔

جماعت اسلامی کے وکیل چوہدری نذیر احمد نے عدالت کی توجہ مولانا مودودی کے دوسرے بیان کی طرف مبذول کرائی جس میں انہوں نے چوہدری ظفر اللہ خاں کی برطرفی کے مطالبے کی دو اسباب کی بناء پر حمایت کی ہے۔

۱۔ اوپر بیان کئے ہوئے اصول کی بنیاد پر اور

۲۔ اس بنیاد پر کہ چوہدری ظفر اللہ خاں نے تقسیم سے پہلے اور تقسیم کے بعد اپنے عقیدے کی تبلیغ کے لئے اپنی سرکاری پوزیشن سے ناجائز فائدہ اٹھایا تھا۔

جماعت اسلامی کے وکیل نے کہا کہ حکومت پنجاب کو پورے معاملے پر پوری طرح غور و خوض اور خود اپنی رائے دینے کے بعد آخری فیصلے کے لئے معاملے کو مرکز کے پاس بھیج دینا چاہیئے تھا

انہوں نے کہا کہ جب تک وہ لوگ جو محل وقوع

سے عرصہ ملک سے باہر رہا ہوں۔ اور ملک سے باہر جانے سے قبل میرے لاہور آنے کا اس بات سے کوئی تعلق نہیں تھا کہ تحقیقاتی عدالت کے ضمن میں جماعت کو کیا رویہ اختیار کرنا اور کیا رویہ اختیار نہیں کرنا چاہیئے۔ اور نہ اس کا مقصد اپنی جماعت کے لوگوں کو مشورہ دینا تھا۔

سوال:۔ کیا مذہبی امور کے بارے میں آپ اپنی جماعت کے امام صاحب کے نظریات سے متفق رہتے ہیں؟

جواب:۔ ہاں ان امور پر جن کا تعلق کے ساتھ عقیدے سے تعلق ہو۔

پر موجود تھے۔ مطالبات کے متعلق مرکز کو اطلاع نہ دیتے۔ مرکز کوئی پالیسی نہیں بنا سکتا تھا۔

انہوں نے کہا۔ کہ یہ مشورہ نہ دینے کہ مسٹر دولتانہ نے یہ یقین پیدا کر لینے کا ایک سبب پیدا کر دیا۔ کہ اس نظریہ میں کوئی حقیقت بھی موجود ہے۔ کہ مسٹر دولتانہ تصفیہ کے سلسلہ میں سنجیدگی سے کام نہیں لے رہے تھے۔ اور خود اپنے عزائم پورے کرنے کے لئے انہوں نے یہ سب کرایا۔

جماعت اسلامی کے وکیل نے اس جانب اشارہ کیا کہ سرکاری افسروں کی طرح سیاسی رہنما بھی باہمی تعاون سے کام نہیں لے رہے تھے۔

میاں انور علی کا یہ قول نقل کرتے ہوئے کہ سیاست دان پرانے جھگڑے چکانے کی کوشش کر رہے تھے۔ اور کسی کو ملک کی پرواہ نہیں تھی۔ چوہدری نذیر احمد نے کہا۔ کہ یہ معاملہ انتہائی پست نظر آتا تھا۔

جماعت اسلامی کے وکیل نے اس بات کی طرف اشارہ کیا۔ کہ ریکارڈ میں جو ثبوت موجود ہے اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ فوج اور پولیس میں عدم تعاون تھا۔ اور فوج تعاون کے لئے تیار تھی۔ لیکن اس کی کارروائی کے راستہ میں رکاوٹ پیدا کی گئی۔

انہوں نے کہا کہ سول ذمہ دار فوج کو مناسب طور پر استعمال کرنے میں ناکام رہے جو صورت حال کو قابو میں کر سکتی تھی۔ اور ایسے حالات کو قابو میں کرنے کے لئے مشترکہ کارروائی کے سلسلہ میں دونوں کی ناتجربہ کاری بھی مارشل لاء کے نفاذ کا سبب تھی۔

جماعت اسلامی کے وکیل نے کہا۔ کہ پنجاب پاکستان کا قلب اور لاہور پنجاب کا دارالحکومت اور ایک سرحدی شہر ہے۔ غلطی سے سبق لینا۔ شہریوں کی حفاظت اور ان کے دفاع کے لئے ان دونوں طاقتوں کے درمیان قریبی تعاون کو فروغ دینا اشد ضروری ہے۔

چوہدری نذیر احمد خان نے مشترکہ مشقوں کو دوبارہ شروع کرنے اور سول اور فوجی ذمہ داروں کے درمیان مشوروں کی ضرورت پر زور دیا۔

انہوں نے کہا۔ کہ دفعہ ۱۴۴ کے جزوی نفاذ سے اور وہ بھی صرف سول لائنز کے علاقہ میں گویا کہ گورنمنٹ ہاؤس کی حفاظت مقصود ہو۔ اندرون شہر میں تحریک کے گڑھ کو یونہی چھوڑ دیا گیا۔

انہوں نے کہا۔ کہ میاں انور علی کا یہ اعلان کہ اندرون شہر دفعہ ۱۴۴ نافذ نہیں کی جا سکتی تھی۔ اعتراف شکست کے مترادف تھا۔ اور اس سے غنڈوں کی اتنی حوصلہ افزائی ہوئی۔ کہ وہ بعد میں ہونے والے واقعہ کا سامنا کرنے کیلئے تیار ہو گئے۔

جماعت اسلامی کے وکیل نے بیان کیا کہ کرفیو کے احکام کی لاپرواہی سے خلاف ورزی کرنے کی اجازت دی گئی۔ اور عوام کی نظروں میں پولیس کا وقار گر گیا۔

انہوں نے کہا۔ کہ حکومت پنجاب ڈائریکٹر تعلقات عامہ اور محکمہ اسلامیات کے ذریعہ اخبارات کی حوصلہ افزائی کر رہی تھی۔ کہ وہ تحریک کے حق میں پروپیگنڈا کریں۔ نیز اس سلسلے میں ہونے والے جلسوں کو بھی بے روک ٹوک ہونے دیا گیا۔ تحریک کے رہنماؤں کو محض افسروں کی طرف سے خبردار کیا گیا۔ جو روزمرہ کارروائی کا حصہ معلوم ہوتا ہے۔ جس سے کوئی خاص اثر نہ ہوا۔

جماعت اسلامی کے وکیل نے کہا۔ کہ سرکاری افسروں کے ذہنی رویے سے ایسا ظاہر ہوتا تھا۔ کہ جیسے وہ کسی آزاد اور خود مختار ملک کے ملازم نہیں بلکہ آٹا پیسنے والی کسی بہت بڑی مشین کے معطل حصے ہیں۔ نہ ہی یہ ظاہر ہوتا تھا۔ کہ یہ ذمہ دار افسر ہیں۔ جو اپنے فرض کو بہت اچھی طرح محسوس کرتے ہیں۔

چوہدری نذیر احمد خان نے اپنے دلائل کے آخر میں کہا۔ کہ تحریک کے تین مختلف دور آئے اور وہ ان تینوں کے لئے مناسب اقدام کرنے میں ناکام رہے

انہوں نے کہا۔ کہ پہلا دور جھگڑے کو دور کرنے کا دور تھا۔ تاکہ امن و امان کا کوئی مسئلہ ہی پیدا نہ ہوتا۔

دوسرا دور اس سے نپٹنے کے لئے بروقت قدم اٹھانے کا تھا۔ جب صورت حال امن و امان کا مسئلہ بن رہی تھی۔

اور آخری دور اس سے ٹھیک طور پر نپٹنے کا تھا۔ جب کہ امن و امان کا یہ مسئلہ پیدا ہو چکا تھا۔ (مکمل)

پبلک لیڈروں کا فرض تھا کہ وہ عوام کو ان مطالبات کی پیچیدگیاں بتاتے

تحقیقاتی عدالت میں میاں ممتاز دولتانہ کے وکیل مسٹر یعقوب علی خان کی بحث

لاہور ۹ فروری: تحقیقاتی عدالت کے سامنے میاں ممتاز دولتانہ کے وکیل مسٹر یعقوب علی خان نے کہا۔ کہ سیاسی لیڈر چاہے سبا کا ناچ کر کے مغربی ثقافت سے دل بہلائیں۔ لیکن جب وہ عوام میں بولنے کے لئے آتے ہیں۔ تو وہ سیاسی استحکام کے حاصل کرنے کے لئے مذہبی جذبات سے کام لینگے

وکیل نے عدالت کو بتایا۔ کہ وزیراعظم مسٹر محمد علی نے ملکہ الزبتھ کی رسم تاجپوشی کے سلسلے میں لندن میں اپنے حالیہ دورے کے دوران میں اعلان کیا تھا کہ پاکستان کا آئین جمہوری اور غیر مذہبی ہوگا۔ انہوں نے کہا۔ کہ ذہن کی یہ تازگی شاید امریکہ سے وہ لائے تھے۔ لیکن جب انہیں اسلامی آئین کے نعرے سے دوچار ہونا پڑا۔ تو انہیں سیاسی حقیقتوں کا احساس ہوا۔ اور پاکستان اب ایک اسلامی مملکت ہے۔

اس سلسلے میں اب وکیل نے یہ بھی کہا۔ کہ ۱۵ مارچ کو کراچی کانفرنس کے دوران میں خان عبدالقیوم خان نے اعلان کیا تھا۔ کہ ملاؤں کو کچلنے کا اب وقت آ گیا ہے۔ لیکن اب وہ مشرقی بنگال کے انتخابی جلسوں میں اسلامی آئین کی باتیں کر رہے ہیں۔ وکیل نے عدالت کی توجہ مسٹر محمد علی وزیراعظم کے حالیہ بیان کی طرف بھی منعطف کرائی کہ وہ بنگالی کو بھی پاکستان کی ایک قومی زبان بنانے کی کوشش کریں گے۔ انہوں نے کہا۔ کہ اس کی وجہ یہ حقیقت ہے۔ کہ یہ مسئلہ امن و امان کا مسئلہ بن چکا تھا۔ اور اس کے متعلق واضح فیصلے کی ضرورت تھی۔ مسٹر یعقوب علی خان نے کہا۔ کہ میں نے یہ واقعات صرف یہ ظاہر کرنے کے لئے پیش کئے ہیں۔ کہ عوام کی رائے کا احترام کرنا تھا اور ہو سکتا ہے۔ کہ نظریات ایک طرف ہٹ جاتے ہوں۔ اور سیاسی حقیقتیں شاید دوسری طرف ہٹ جاتی ہوں۔ انہوں نے کہا۔ کہ جب یہ مسئلہ مذہبی تھا تو مسائل اور بھی زیادہ سنجیدہ ہو گئے۔ انہوں نے مزید کہا۔ کہ جب اسلامی آئین کے بارے میں اس قدر باتیں ہوں۔ تو ان مطالبات اور مذہبی لیڈروں کا حوالہ دینا پڑتا ہے۔

مسٹر دولتانہ کے وکیل نے کہا۔ کہ پبلک لیڈر احمدیوں کے خلاف تحریک سے اس قدر خوفزدہ تھے۔ کہ انہوں نے شہریوں کو پُرامن رہنے کی اپیل پر دستخط کرنے سے بھی انکار کر دیا۔ انہوں نے کہا۔ کہ ۵ مارچ کو گورنمنٹ ہاؤس میں جو اجلاس ہوا تھا۔ اور جس میں اپیل تیار کی گئی تھی۔ اس میں دوسرے لوگوں کے علاوہ نواب ممدوٹ اور میاں افتخار الدین بھی شامل تھے۔ انہوں نے کہا کہ بہاولپور میں آزاد پاکستان پارٹی نے تحریک کے لئے چندہ بھی دیا تھا۔

مسٹر یعقوب علی خان نے کہا۔ کہ مندرجہ بالا پس منظر اور احمدی تنازعہ کے سلسلے میں دولتانہ وزارت کی طرف سے یہ اندازہ اور یقین کرنے کے لئے ۱۹۵۳ کہ اس نے کوئی کارروائی کی تھی۔ مفید ثابت ہو سکتا ہے۔

انہوں نے کہا۔ کہ مسٹر دولتانہ کے وزیراعلیٰ کا حلف اٹھانے سے پہلے احمدیوں کی مخالف تحریک سرگرم مسئلہ بن چکا تھا۔ اور یہ امن و امان کے لئے ایسا مسئلہ تھا کہ احرار کے خلاف کوئی کارروائی کرنا برمحل نہیں تھا۔ وکیل نے کہا۔ کہ ان مطالبات کا مقابلہ کرنے کے لئے جو حکومت اختیار کر سکتی تھی صرف دو طریقے تھے۔ ایک تو یہ تھا کہ انہیں قبول کر لیا جائے۔ جیسا کہ جمہوری ممالک میں ہوتا ہے۔ دوسرا طریقہ یہ تھا کہ اگر مطالبات ملک کے لئے نقصان دہ تھے تو ان کو مسترد کر دیا جاتا دوسری صورت میں پبلک لیڈروں کا یہ فرض تھا۔ کہ وہ عوام کو باشعور بناتے اور انہیں مطالبات کی پیچیدگیاں بتاتے

(باقی دیکھیں صفحہ ۸ پر)

حضرت مصلح موعود کا ارشاد

"اس وقت تلوار کے جہاد کی بجائے تبلیغ اسلام کا جہاد ہر مومن پر فرض ہے۔ اس لئے آپ اپنے علاقہ کے جن مسلموں اور غیر مسلموں کو تبلیغ کرنا چاہتے ہیں۔ ان کے پتے روانہ فرمائیے۔ پتے خوشخط ہوں ہم انکو مناسب لٹریچر روانہ کر دینگے"

عبداللہ الہ دین سکندر آباد دکن

احراریوں نے مساجد میں اسلئے جلسے کرنے شروع کر دیئے تھے کہ وہ قابل احترام جگہوں میں حکومت کی گرفت سے بچ جائینگے!

مسٹر دولتانہ کے وکیل مسٹر یعقوب علیخاں کی بحث

— گذشتہ سے پیوستہ —

دوران بحث میں وکیل نے اسلام کی جانب بھی اشارہ کیا کہ سابقہ حکومت اور دولتانہ وزارت کے اقدامات کے تقابلی جائزے سے ظاہر ہوتا ہے کہ صورت حال نے اگرچہ بہت شدت اختیار کر لی تھی۔ بعد کی وزارت نے زیادہ سخت رویہ اختیار کیا اور صورت حال سے نپٹنے کے سلسلے میں یہ سیاسی مصالح دولتانہ وزارت کی راہ میں حائل نہیں ہوئے۔

مسٹر یعقوب علی خاں نے کہا کہ مسٹر دولتانہ کے ۷ر جولائی ۱۹۵۲ء کے نوٹ سے واضح طور پر ثابت ہوتا ہے کہ مسٹر دولتانہ صوبے میں امن وامان قائم رکھنے کے کتنے خواہاں تھے۔ اس نوٹ میں انہوں نے مرکز سے اس مسئلہ پر واضح پالیسی دریافت کی تھی۔ اور یہ درخواست کی تھی کہ حکومت کی نشر واشاعت کی مشینری کو حرکت میں آنا چاہیئے اور اس مسئلے پر حکومت کے نقطۂ نظر کی تشریح کے لئے صوبے کو مطبوعات سے بھر دینا چاہیئے۔

انہوں نے کہا کہ مسٹر دولتانہ اگرچہ پوری طرح محسوس کرتے تھے کہ صوبے میں امن وامان برقرار رکھنا ان کی ذمہ داری ہے۔ لیکن انہیں یہ احساس بھی تھا کہ جب تک کوئی سیاسی کارروائی بھی نہیں کی جاتی۔ مسجدوں میں جلسوں کی ممانعت کے متعلق احرار کے زہریلے پروپیگنڈے کا جواب صرف سرکاری افسر نہیں دے سکتے

مسٹر دولتانہ کے وکیل نے کہا کہ حکومت کا نقطۂ نظر یہ تھا۔ کہ احرار کو مسجدوں میں سیاسی جلسے کرنے کا کوئی حق نہیں تھا۔ لیکن احرار نے تو بعض بااثر اخباروں کی مدد سے اپنا پروپیگنڈا جاری رکھا تھا۔ لیکن وزیر اعلیٰ کے احکام پر عملدرآمد میں ناکامی کی وجہ سے حکومت کا نقطۂ نظر کسی کو بھی معلوم نہیں ہو سکا۔

انہوں نے اس بات کی طرف اشارہ کیا کہ احرار نے مسجدوں میں جلسے کرنے شروع کر دیئے کیونکہ ان کا خیال تھا کہ اس وقت کی مذہبی فضا میں وہ ایسی جگہ پر حکومت کی گرفت سے بچ جائیں گے۔ جس کو اس قدر حرمت کی نظر سے دیکھا جاتا ہے۔

اس مرحلے پر چیف جسٹس مسٹر محمد منیر نے کہا کہ اس موقع پر ایک ایسا مسئلہ درپیش تھا۔ جس کا حکومت کو مقابلہ کرنا تھا۔

فاضل جج کی رائے میں مسئلہ یہ تھا کہ حکومت کیا غیر قانونی سیاسی جلسوں کے خلاف کارروائی کے لئے تیار تھی ایسے جلسے جو مسجدوں میں مذہبی مواعظے مختلف تھے اور جن میں سیاسی جلسوں کی شکل کے جلسے کے اعلان کے بعد سیاسی کارکن تقریر کر رہے تھے

مسٹر دولتانہ کے وکیل نے کہا کہ مسجدوں کے متعلق شدت احساس ان کے خلاف کارروائی کرنے کی راہ میں حائل تھی۔ کیونکہ قانون ملک کے عوام کی اکثریت کے مذہبی تصورات سے متصادم ہو رہا تھا۔

انہوں نے کہا کہ عام مسلمانوں کا دیانتداری کے ساتھ مذہبی عقیدہ یہ تھا کہ احمدی مرتد اور کافر تھے اس لئے وہ شرعی فتوے کے مطابق واجب القتل تھے متمدن انسان ایسے خیالات کو خواہ کتنا ہی ناپسند کریں یہ ایک حقیقت ہے کہ مذہبی جذبات کی شدت کے پیش نظر عوام کے مذہبی تصورات کا احترام ضروری تھا

چیف جسٹس مسٹر محمد منیر نے دریافت کیا کہ اس میں خود مسٹر دولتانہ کا ذاتی عقیدہ اور رد عمل کیا تھا۔ مسٹر دولتانہ کے وکیل نے کہا کہ مسٹر دولتانہ اس مسئلے کے حسن وقبح کے متعلق کوئی فیصلہ کرنے کے اہل نہیں تھے۔ کیونکہ یہ ایک مذہبی معاملہ تھا (باقی)

دریائے ستلج کی طغیانی سے پل ٹوٹ گیا

ملتان اور بہاولپور کے درمیان سڑک بند ہو گئی

لاہور ۱۴ر فروری۔ سرکاری طور پر بتایا گیا ہے کہ بہاولپور اور ملتان کے درمیان دریائے ستلج کا پل ٹوٹنے کی وجہ سے ان دونوں شہروں کے درمیان سڑک پر آمد ورفت عارضی طور پر بند ہو گئی ہے یہ پل دریا میں طغیانی کی وجہ سے ایک جگہ سے ٹوٹ گیا ہے۔

مصری سفیر جمعہ کو قاہرہ سے کراچی روانہ ہونگے

لندن ۱۴ر فروری (") قاہرہ ریڈیو کا بیان ہے کہ مصری سفیر متعینہ کراچی عبدالوہاب عزام جمعہ کو قاہرہ سے پاکستان روانہ ہونگے۔ سفیر موصوف اپنے ملک کی نئی خارجی پالیسی کے سلسلہ میں حکومت سے ہدایات حاصل کرنے کے سلسلہ میں یہاں آئے ہوئے ہیں

(بقیہ صٹ)

مسٹر یعقوب علی خان کے دلائل

وکیل نے مزید کہا کہ مطالبات کو ماننے یا نہ ماننے کا مکمل انحصار مرکزی حکومت پر تھا۔ کیونکہ یہ مسئلہ کل پاکستان بنیادوں پر تھا۔ اور اس میں آئینی مسائل کا سوال تھا۔ انہوں نے کہا کہ اور کوئی طاقت اس مسئلے پر آخری فیصلہ دینے کی مجاز نہیں تھی۔

پاکستان اور امریکہ کے درمیان فوجی معاہدہ کا اعلان مارچ کی پہلے ہفتہ میں کر دیا جائیگا

زبان کے بارے میں استصواب کا فیصلہ پاک دستور کرے گی۔ وزیر اعظم محمد علی کا بیان

ڈھاکہ ۱۴ر فروری: پاکستان کے وزیر اعظم مسٹر محمد علی نے یہاں بتایا کہ پاکستان کو امریکی فوجی امداد کے سلسلہ میں ممکن ہے مارچ کے پہلے ہفتہ میں کوئی اعلان کیا جا سکے۔ آپ نے واشنگٹن کی اس اطلاع سے اپنی لاعلمی کا اظہار کیا۔ کہ امریکہ کا ایک فوجی مشن پاکستان کی ضروریات کا جائزہ لینے کیلئے آ رہا ہے۔ اسی سلسلہ میں آپ نے اخبار نویسوں کے دیگر سوالات کو بھی تسلیم میں ٹال دیا۔ معتبر حلقوں کا کہنا ہے۔ کہ اب پاکستان اور امریکہ کے درمیان فوجی معاہدہ کی بات چیت مکمل ہو چکی ہے۔ اور اس امر کا امکان ہے، کہ اس سلسلہ میں کراچی اور واشنگٹن سے ایک ساتھ اعلان کیا جائے گا۔ ہوائی میدان میں زبان کے بارے میں بھی اُن سے سوال پوچھا گیا۔ اور آپ نے کہا کہ انہوں نے مشرقی بنگال کے نمائندہ کی حیثیت سے کئی بار اس سوال کا جواب دے دیا ہے۔ آپ سے سوال کیا گیا۔ کہ آیا آپ استصواب کی حمایت کریں گے۔ تو آپ نے کہا۔ کہ اس کا فیصلہ کرنا پاک دستوریہ کا کام ہے۔ آپ ۲۵ر فروری کو دوبارہ مشرقی بنگال کے دورہ پر آئیں گے۔

حکومت پنجاب کی مقرر کردہ کمیٹی زرعی اصلاحات کے متعلق رپورٹ پیش کریگی

لاہور ۱۴ر فروری: معلوم ہوا ہے کہ پنجاب کابینہ نے زرعی اصلاحات کا جائزہ لینے کے لئے جو ۳ افراد کی کمیٹی مقرر کی تھی۔ اس نے کل اپنے ایک اجلاس میں جو وزیر مال مسٹر مظفر علی قزلباش کی صدارت میں ہوا۔ اپنے آپ کو ۲ سب کمیٹیوں میں تقسیم کر لیا ہے۔ ایک کمیٹی موروثی مزارعین کے مسائل کا جائزہ لے گی۔ اور دوسری باقی تمام مسائل کا بیان کیا جاتا ہے کہ ان دونوں کمیٹیوں کے ممبر عنقریب صوبے کے مختلف اضلاع کا دورہ کریں گے۔ تاکہ تمام ضروری معلومات حاصل کی جا سکیں۔ اور اس مسئلہ کا کوئی اطمینان بخش حل نکل سکے۔ جس پر زمینداروں اور مزارعوں کے بہتر تعلقات کا جو پنجاب کی اقتصادی اور سیاسی استحکام ۔۔۔۔

- - - - - - - - - - - -

اور ترقی کے ضامن ہیں انحصار ہے۔ حکومت پنجاب کے ایک سرکاری افسر نے بتایا۔ کہ یہ کمیٹی ۳ ماہ کے اندر اندر حالات کا جائزہ لے کر اپنی رپورٹ پیش کر دے گی۔

کراچی گودی میں امریکی گندم کے متعلق ایک غلط خبر کی تردید!

کراچی ۱۴ر فروری۔ سرکاری طور پر معلوم ہوا ہے کہ جنوری تک امریکہ سے جو ۵ لاکھ ۱۶ ہزار ٹن گندم موصول ہوا تھا۔ اس میں سے تین لاکھ ۲۳ ہزار ٹن گندم تقسیم کیا جا چکا ہے۔ وزارت خوراک کے افسروں نے اس خبر کو بے بنیاد بتایا۔ کہ امریکی ۴۴

۴۴ گندم کی کراچی کی گودی میں پڑا خراب ہو رہا ہے کراچی میں دو لاکھ ۱۸ ہزار ٹن گندم دوسرے علاقوں کو بھیجنے کے لئے رکھا گیا ہے۔ اس میں سے ایک لاکھ ٹن غلے کا سائنٹیفک طریقے پر ذخیرہ کیا گیا ہے

پرتگیزی ہند میں دھڑا دھڑ فوج پہنچنی شروع ہو گئی فوج کو تیار رہنے کا حکم جنگی جہازوں کی آمد ہند کے خلاف مہم!

بمبئی ۱۴ر فروری: معتبر حلقوں سے اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ غیر ملکی مقبوضات کے خلاف بھارت سرکار کے اعلان کے بعد گوا کے پرتگیزی حکام نے فوج کی تعداد میں اضافہ کرنا شروع کر دیا ہے۔ تمام فوجی دستوں کو خبردار رہنے کے لئے باقاعدہ پریڈ کرنے اور مشق کرنے کے احکام دے دیئے گئے ہیں پرتگال اور گوا کے درمیان چلنے والے مسافر بحری جہازوں پر فوج پہنچ رہی ہے۔ ان حلقوں کا یہ بھی کہنا ہے۔ کہ ایک جنگی جہاز "بیرٹو دو ترا" عنقریب پرتگیزی بندرگاہ پر پہنچنے والا ہے۔ ایک طیارہ بردار پہلے ہی پہنچ چکا ہے۔ ہندوستان کے خلاف مہم بھی زوروں پر ہے۔ اخبارات اور ریڈیو پر ہندوستان کے خلاف زبردست پروپیگنڈہ جاری ہے۔ پرتگیزی علاقہ میں ہندوستانی اخبارات کو جانے کی اجازت نہیں ہے۔

جنوبی کوریا اپنی فوج ہند چینی کی مدد کو بھیج دیگا

سیول ۱۴ر فروری: جنوبی کوریا کے صدر سنگمین ری اپنی فوج کے ایک ڈویژن کو کمیونسٹوں کے خلاف لڑنے کے لئے ہند چینی بھیجنے کی پیش کش کرنے والے ہیں امریکہ کے فوجی حلقے اس پیش کش کے متعلق کہہ رہے ہیں کہ کسی ایشیائی ملک کا اس طرح مدد کرنا بہترین اقدام ہے۔